8910-کیا مسلسل ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

سوال

میں پٹھوں کے قولون کی بیماری کی شکار رہوں، ہوا خارج ہونے کا احساس سا ہوتا رہتا ہے، اس بنا پر میں جب بھی وضوء کروں تو بار بار وضوء کرنا پڑتا ہے، بعض اوقات وضوء کے دوران یا بعد میں یا پھر نماز کے دوران ہوا خارج ہونے کی بنا پر کم از کم پانچ بار وضوء کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں میرے ساتھ ایسا ہر وقت نہیں ہوتا لیکن اکثر طور پر ایسا ہوتا رہتا ہے، اس بنا پر میں نماز تراویح ادا نہیں کر سکتی.... الخ
باوجود اس کے کہ میں لڑکی ہوں مگر میں نماز جمعہ ادا کرنے کی رغبت رکھتی ہوں، لیکن موجودہ بالا اسباب کے پیش نظر نہیں جا سکتی، کیونکہ ہوا کے ساتھ بہت گندی قسم کی بدبو بھی خارج ہوتی ہے جو عام طور پر نہیں ہوتی، چنانچہ مجھے کیا کرنا چاہیے ؟
کیا میں بار بار وضوء کی تجدید کرتی رہوں، کیا مجھے ایسا ہی کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ سوال کرنے والی بہن کو شفا نصیب فرمائے، اور دینی معاملات میں بصیرت کے حصول کے لیے دین کی سمجھ کی حرص رکھنے اور اس میں نہ شرمانے پر اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے.

دوم :

بعض اوقات نماز کو وہم سا ہونے لگتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوئی ہے، حالانکہ کچھ بھی خارج نہیں ہوتا، یہ شیطانی وسوسہ ہوتا ہے جو انسان کی نماز خراب کرنے اور اس میں عدم خشوع کے لیے پیدا کرتا ہے، اس لیے نمازی کو اس وقت تک نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ اسے ہوا خارج ہونے کا یقین نہ ہو جائے.

عباد بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شکایت کی کہ اسے نماز میں خیال سا آتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوئی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ نماز سے اس وقت نہ نکلے، یا نماز اس وقت تک مت توڑے جب تک وہ ہوا خارج ہونے کی آواز نہ سنے یا اس کی بدبو نہ پائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (137) صحیح مسلم حدیث نمبر (362).

حدیث سے یہ مراد نہیں کہ حکم آواز سننے یا پھر بدبو آنے پر معلق ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے، چاہے اسے آواز نہ بھی آئے اور بدبو نہ بھی سونگھی ہو.

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (49/4).

اگر نمازی باوضوء ہو تو اس کے لیے اصل یہی ہے کہ: اس کا وضوء شک کی بنا پر نہیں ٹوٹے گا، بلکہ اسے وضوء ٹوٹنے کا یقین کرنا ضروری ہے، اگر اسے وضوء ٹوٹنے کا یقین ہو جائے تو پھر وہ نماز توڑ کر نکل جائے اور وضوء کرے.

اور وضوء اس وقت ٹوٹتا ہے جب پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے یقینی طور پر کوئی چیز خارج ہو نہ کہ بطور شک، لیکن صرف نکلنے کا احساس ہونے یا پیٹ پھولنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا حتی کہ ہوا خارج نہ ہو جائے.

آپ نے جن گیسز کی شکایت کی ہے وہ استحاضہ کی طرح ہی ہیں، اور ان کا حکم استحاضہ اور مسلسل پیشاب آنے والے کے حکم کی طرح ہی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (437/1).

اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

اس کے لیے کوئی وقت ہو جس میں ہوا خارج نہ ہوتی ہو، مثلا اگر ہوا خارج ہوتی ہے اور کچھ دیر تک خارج نہیں ہوتی جس میں آپ وضوء کر کے بروقت نماز ادا کر سکتی ہیں اور پھر ہوا خارج ہونا شروع ہو جاتی ہو، تو اس حالت میں آپ اس وقت وضوء کر کے نماز ادا کریں جب ہوا خارج نہ ہوتی ہو.

دوسری حالت:

یہ کہ ہوا مسلسل خارج ہوتی رہتی ہے اور کسی بھی وقت رکتی ہی نہیں، بلکہ ہر وقت نکلتی رہے، چنانچہ نماز کا وقت ہونے کے بعد آپ وضوء کر کے نماز ادا کر لیں، اور ہوا کا خروج آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا، چاہے دوران وضوء یا پھر نماز کے دوران ہی خارج ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس شخص کے لیے نماز ادا کرنے کی مدت کی مقدار بھی طہارت قائم رکھنا ممکن نہ ہو تو وہ شخص وضوء کر کے نماز ادا کر لے، اور نماز کے دوران اس سے خارج ہونے والی چیز اسے کوئی نقصان نہیں دے گی، اور نہ ہی اس سے وضوء ٹوٹے گا، اس پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے، اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضوء کرلے.

دیکھیں: مجموع فتاوی (221/21).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص سلسل البول کا شکار ہے، پیشاب کرنے کے بعد پھر پیشاب آجاتا ہے، اگر وہ اس کے ختم ہونے کا انتظار کرے تو نماز جاتی رہتی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جب یہ معلوم ہو کہ پیشاب نہیں رکے گا تو اس کے لیے اسی حالت میں جماعت کی فضیلت کے حصول کے لیے نماز ادا کرنی صحیح نہیں، بلکہ اسے پیشاب ختم ہونے کا انتظار کرنا ہو گا، اور پیشاب ختم ہونے کے بعد استنجاء کر کے وضوء کرے اور نماز ادا کرلے، چاہے جماعت جاتی رہے، ایسے شخص کو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ہی استنجاء اور وضوء کرنے میں جلدی

کرنی چاہیے تاکہ وہ باجماعت نماز ادا کرسکے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ فتوی بھی ہے :

اصل یہی ہے کہ ہوا خارج ہوجانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اگر کسی شخص کی ہوا مسلسل خارج ہوتی رہے اس پر واجب ہے کہ وہ جب نماز کا ارادہ کرے تو وضوء کر لے، پھر اگر دوران نماز ہوا خارج ہوجائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ اسے نماز مکمل کرنی چاہیے، یہ اللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندوں پر آسانی و سہولت اور ان سے حرج و مشکل ختم کرنے کے لیے ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

.{اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے}.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اللہ تعالی نے دین میں تم پر کوئی تنگی و مشکل نہیں بنائی}.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ ادائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (411/5).

سوم :

ایسی بدبو کے ہوتے ہوئے آپ کا مسجد جانا جائز نہیں، کیونکہ مساجد کو ہر قسم کی کریہہ بدبو سے پاک رکھنا ضروری ہے، اس لیے کہ اس سے نمازیوں اور فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز کھا کر آنے والے شخص کو مسجد کے قریب آنے سے بھی منع فرمایا ہے.

چنانچہ بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے"

یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ ہماری مسجد سے دور رہے، اور اپنے گھر ہی بیٹھا رہے"

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی لہسن اور پیاز اور گندنا (بدبودار ترکاری ہے) کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ جس چیز سے بنو آدم اذیت محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے اذیت محسوس کرتے ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (564).

اور یہ بھی مروي ہے کہ جس شخص سے پیاز یا لہسن کی بو آتی اسے مسجد سے نکال دیا کرتے تھے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"میں نے دیکھا کہ جب مسجد میں کسی شخص سے ان دونوں اشیاء کی بو آ رہی ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نکل جانے کا حکم دیتے تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (567).

واللہ اعلم.